بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریپئرنگ والے سے لیپ ٹاپ ٹوٹ جائے تو نقصان کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی لیپ ٹاپ کی دکان ہے، وہ لیپ ٹاپ ریپئرنگ کا کام کرتا ہے، کام کرتے ہوئے اگر لیپ ٹاپ کا کوئی نقصان ہوجائے مثلاً اس کی سکرین ٹوٹ جائے یا دب جائے، یا اسی طرح کا کوئی نقصان ہوجائے، جس میں اس شخص کی کوئی لاپرواہی وکوتاہی نہیں پائی جاتی، بلکہ وہ پوری احتیاط سے کام کرتا ہے، تو کیا اس شخص پر اس کا تاوان لازم ہوگا جبکہ دکان پر لکھ کر لگایا ہوا ہے کہ ریپئرنگ کے دوران کوئی نقصان ہوا تو ہم ذمہ دار نہ ہوں گے؟

جواب

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ جو خاص وقت میں کسی خاص شخص کے لیے کام کرنے کا پابند نہ ہو بلکہ وہ مختلف لوگوں کے کام کرتا ہو، اسے اجیر مشترک کہتے ہیں اور قوانین شرعیہ کے مطابق اجیر مشترک کے فعل سے اگر چیز کا نقصان ہوجائے یا چیز ہلاک ہوجائے تو اجیر مشترک پر اس کا تاوان لازم ہے اگرچہ اس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی ہو۔

پوچھی گئی صورت میں لیپ ٹاپ ریپئرنگ کا کام کرنے والا شخص اجیر مشترک ہوتا ہے، لہذا لیپ ٹاپ ریپئر کرتے ہوئے اگر اس کے فعل سے کوئی نقصان ہوجاتا ہے مثلاً سکرین ٹوٹ جائے یا دب جائے، تو اس شخص پر تاوان لازم ہوگا اگرچہ اس نے پوری احتیاط سے کام کیا ہو اور اس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ پائی گئی ہو۔ رہا دکان پر یہ لکھ کر دینا کہ "ریپئرنگ کے دوران کوئی نقصان ہوا تو ہم ذمہ دار نہ ہوں گے" تو ایسا لکھ کر لگا دینے سے، نقصان کی صورت میں وہ شرعاً تاوان سے بری الذمہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ تحریر، شرعی حکم کے خلاف ہے اور جو تحریر، شرعی حکم کے خلاف ہو اس کا اعتبار نہیں۔

اجیر مشترک کی تعریف بیان کرتے ہوئے بسوط سرخسی میں ہے: "والمشترک من یستوجب الأجر بالعمل ویعمل لغیر واحد ولهذا يسمي مشترك" ترجمہ: اجیر مشترک وہ ہے جو کام کے بدلے اجرت کا مستحق ہوتا ہے اور وہ کسی خاص شخص کے لیے کام نہیں کرتا اسی وجہ سے اسے اجیر مشترک کہا جاتا ہے۔ (بسوط سرخسی، جلد 15، صفحہ 115، دارالکتب العلمیہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اجیر مشترک پیشہ ور، کہ اجرت پر ہر شخص کا کام کرتے ہیں، کسی خاص کے نوکر نہیں، جیسے راج، مزدور، بڑھئی، درزی وغیرہم۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 518، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اجیر مشترک کے فعل سے جو نقصان ہو، اس کا وہ ضامن ہوگا چنانچہ بسوط سرخسی میں ہے: "رجل سلم إلي قصار ثوبا فدقه بأجر مسمي فتخرق أو عصره فتخرق أو جعل فيه النورة أو وسمه فاحترق فهو ضامن لذلك كله لأن هذا من جناية يده وقد بينا أن

الاجیر المشترك ضامن لما جنت یدہ“ترجمہ: کسی شخص نے دھوبی کو کپڑا دیا، دھوبی نے معین اجرت کے بدلے کپڑے کو (کوٹ کر) دھویا پس وہ کپڑا پھٹ گیا یا اس نے کپڑا نچوڑا اور وہ پھٹ گیا یا اس نے کپڑے میں نورہ (ایک قسم کا پاوڈر) یا وسمہ (رنگ والی جڑی بوٹی) ڈالا پس وہ کپڑا، جل گیا تو وہ دھوبی ان سب صورتوں میں ضامن ہوگا کیونکہ یہ جرم اس کے ہاتھ سے ہوا ہے اور ہم بیان کر چکے کہ اجیر مشترک کے ہاتھ سے جو جرم ہو اس کا وہ ضامن ہوگا۔ (بمسوط سرخسی، جلد 16، صفحہ 11، دار الکتب العلمیہ)

اجیر مشترک کے فعل سے شے کا نقصان ہونے کی صورت میں اگرچہ اس کی طرف سے کوتاہی نہ پائی جائے پھر بھی ضمان لازم ہوگا چنانچہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: ”الأجیر المشترك یضمن الضرر والخسائر التي تولدت عن فعله ووصفه إن كان بتعديه وتقصيره أو لم يكن“ترجمہ: اجیر مشترک کے فعل سے چیز میں جو ضرر و نقصان پیدا ہو، اس کا وہ ضامن ہے، چاہے اس کی طرف سے زیادتی و کوتاہی پائی جائے یا نہ پائی جائے۔ (مجلۃ الأحکام العدلیۃ، صفحہ 114، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے: اجیر مشترک کے فعل سے اگر چیز ضائع ہوئی تو تاوان واجب ہے مثلاً دھوبی نے کپڑا پھاڑ دیا اگرچہ قصداً نہ پھاڑا ہو چاہے اُسی نے خود پھاڑا یا اُس نے دوسرے سے دھلوایا اُس نے پھاڑا بہر حال تاوان واجب ہے۔ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 156، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0310

تاریخ اجراء: 07 صفر المظفر 1448ھ/22 جولائی 2026ء